

<p>۱۳۱ سید نے خطا پر سزا فرما دی ہے ہم کیوں کہ حافظ ناصر پر ہے حبیب حق کے جاوید پر ہے معصوم پر نام پر صاحب پر ہے</p>	<p>۱۳۲ جج کے سب میں کیا کون ای دل تھا بلوغ سارا فاطمہ کا کٹ چکا کہ نفع ہے خاک پر اگر بیاید تو پھر حلق پر ہنسنے لگا</p>	<p>۱۳۳ تیرے جیب کیلے کلے کلے گاموں تیرے جیب کیلے کلے کلے گاموں تیرے جیب کیلے کلے کلے گاموں تیرے جیب کیلے کلے کلے گاموں</p>
<p>جلینے سے جی تینگ ہو دنیا سے سیر ہو کیوں بلایا زکیا مے مے میں دیر ہو</p>	<p>پھول زہرا کے پڑے ہیں خاک پر شور ہے فریاد کا افلاک پر</p>	<p>بے پردہ بالی سکینہ ہو گئی سنگے سر لاشے پر میرے رو گئی</p>
<p>۱۳۴ جس نے شہزادے کو پھینکا بیان خاموشی اور میرے خوشی کا پرکان پران کی لفظ صحت از زبان دیباچہ تک میں ہو جو فریاد زردان</p>	<p>۱۳۵ بڑی بڑا اک مستور بیان ابن حسن جیسے پتہ گریبان کوک شب کی بون اس قدر محتاج ہے شاہ فرین دسے نہیں سکتا پر انشون کو نون</p>	<p>۱۳۶ اس لقمے سے تیرے لقمے کا جب نام لے گا کہ تیرے بیان پر چھین لے گا کہ تیرے بیان پر اور لے گا کہ تیرے بیان پر</p>
<p>اس نظم پر حضور کی مہر قبول ہو خادم کو کر بلا کی زیارت حصول ہو</p>	<p>نہر پر بسمل مرا عباس ہے کون بڑ تہائی او نکلے پاس ہے</p>	<p>نہر کے جب وہ ملا پچھکائے گی لاش تب غم سے مری فترائے گی</p>
<p>۱۳۷ جبار سے بیان میں تہا حسین دل ستا نہیں کہتے تھے آ حسین خلدین سے جا ہو خج حسین اب وہ کیا ہو نہ بوجھا حسین</p>	<p>۱۳۸ سب بدن خون سے اپنا جو رہے نہایت کاسا نہیں اب منور رہے اوزن سے دل سے طاقت دہرا ہے حکم ہے اور جہنم کو بلانور ہے</p>	<p>۱۳۹ جو تو شہزادے کے اعلیٰ سے کہا کیوں تیرے پوچھنے ہی انتہی میرا ہوئی سب سے تیرے خطا اس قدر جو تیرے تیرے جہنم</p>
<p>زندگی اکدم کی اب تو شاق ہے تیغ قاتل کا گلا شاق ہے</p>	<p>سر مجھے بارگراں ہے دوش پر بسکہ ہے بھر شہادت جوش پر</p>	<p>پایس سے تغیر سال زار ہے بات کرنا بھی مجھے دشوار ہے</p>

کرسواں

۱۱۰
 تیسرا دن کو نہیں پانی پیا
 تم مجھ پر کھاؤ تم بے خبر خدا
 پانی دیکھو اس اوپر کیا بنا
 ساقی کو تر نہیں دیکھو دعا

۱۱۱
 جسم قہر یوں سے ہے پیر انکار
 تیرے دل سے ہوئے اٹھ کے پار
 فاطمہ مدنی ہیں ان میں ان زار
 غلامین تم سے علی ہیں بے قرار

۱۱۲
 روتے روتے غمناک نہیں ہے پوری
 آرزو تیری نہیں ہے عین علی
 رحم دل تھا نہیں بان اب کوئی
 سیکھتے کاش میں سے گردن تیری کی

پانی اس دم گرنے پلواؤ گے
 روزِ شرم جام کو شرباؤ گے

پریاس سے تیرے حالت مری
 کرتی ہے ہر دم زبان لگنت مری

بیٹے ہو کر تم علی کے کیا کریں
 ہو لو اسے گرنے کے کیا کریں

۱۱۳
 بے پروا رہنے سے نہیں واقف ہو گیا
 دوش احمد بیدین رطقی میں چٹھا
 مان مری تر تیرا جی بھائی بھائی
 پریدہ بیدار کن شہر میر خدا

۱۱۴
 شہ نے اعلیٰ سے جب رو کر گیا
 نہیں کے شب شہ سے یہ بولتا تھا
 کیا کہیں گے غلبہ پریاس کا
 پانی ہم دین سے ہو گیا درا

۱۱۵
 کاک ان شہ سے حضرت کا کلا
 سر پہ بیٹھا نہیں گے سنان اپنی کلا
 لوہین کے پھر چھوڑا دل غلبا
 زینت و گلشن کی گئی لکھنا

دین احمد کا شناسا ہے حسین
 تین دن سے جھوکا پریاسا ہو حسین

تشنہ لب ہی قتل بان ہو جاؤ گے
 اب خیر مرے دم تم پاؤ گے

بلو کے میں اہل حرم کو لائیں گے
 پیش حاکم شہ سے جا لیں گے

۱۱۶
 سر پہ کھینچو دل میں اپنے شاہیان
 آہ سے آیا نہیں میں ہم جان
 گئے بلو لیا تو آیا میں ہسان
 ظالموں میں ہوں تھارا ایسا جان

۱۱۷
 ہر عین میں حکم ابن سعد کا
 شہ کو تم پانی نہ دینا مطلقا
 غلبہ اب سے ہے کس کا کلا
 دیکھو میں سے کسے شہ کا کلا

۱۱۸
 نکلے یہ نظر گبارہ ذی وقار
 میان میں زیب کرتی ذوق انظار
 نکلی باہر وہ تریب کر ایک بار
 عین کی آگ سے میں تیرے بار

گر کوئی ثابت خطا میری کرو
 شوق سے گردن جدا میری کرو

گند خیر سے جدا کر کیجیو
 بہر حق بعد پرا نکو دیکھو

خود گفتار عدو پر یہ کیجیو
 بہر حق بعد پرا نکو دیکھو

<p>۱۱۰ کجا خجالت فاطمہ سے ہو گئی سہا کوئی پوچھیں گی وہ بھی شہدہ</p>	<p>۱۱۱ کیا طرون ان لوگوں سے اور ذوق فقار زاہد کی امت میں ہیں یہ بشار دھیان آتا تو بھی اب باریا زہرا کو کبھی کیا بین نے شمار</p>	<p>۱۱۲ تو نے جگو جو غم کا زرار واسطے حق کے دیکھے ہیں باریا کہہ کہہ بشارتوں کو ذوق فقار</p>
<p>قتل سرور ہو گئے میدان میں چین آیا جگو کیونکر میان میں</p>	<p>یہ عدوانتے ہیں اسکا غم نہیں ہوں یہ دشمن انکے دشمن نہیں</p>	<p>اے شیرانہ صفِ روباہ پر چھائی ہسبیت لشکر گمراہ پر</p>
<p>۱۱۳ آپ غلامی ذرا بے قرار ہے ہم اعدا یہ اس کا ہے ایشیا جنت بھی ذرا کھلا ہے سر بہ اعدا کے مجھے جکایے</p>	<p>۱۱۴ غم نہیں کٹ جائیگا اگر سورا خستہ میں امت کا پہلو بھلا حق سے کڑا ہوں بھی ہر دم وفا جنتیو امت کو اور بت علا</p>	<p>۱۱۵ تاک چرون کے پورے شہ قح کانپ کر دل ہو گئے سینوں جنتی بل اہل قافحت سے رن کا طبق جاکے تھے اعدا کی ہستی کو تو قح</p>
<p>سچ تو روز ہر اسے سراؤ مجھے کانپتے ہاتھوں میں آقا لو مجھے</p>	<p>خوش ہوں میری خیر عصمت جلع نار میں لیکن نہ یہ امت جلع</p>	<p>جسموں سے روح عدو پرواز تھی الامان کی چار سو آواز تھی</p>
<p>۱۱۶ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی آہ رونا شاہ کو تب خوب سا رو کے فرات کے گتے ہا ہا ہا ہاتھوں میں لاف تھیں ہر روز ہا</p>	<p>۱۱۷ کیا بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی کو فرقتا فرخ پائی بھی تو کیا دلک سب شکر تو میرا ہو چکا پھر جلا لائے سر کی کیا فائدہ</p>	<p>۱۱۸ باق میں کب تو بیج جان ستان پڑے اہل بین بولی بچلی نمان راکٹ کرک ہو سکر کرک پیکان جنتیو آئی کو پوچھیں رو جین روان</p>
<p>اہل کین خواہان ہر کس کے تو ہیں کلمہ گو ایکن بیس ہر کے تو ہیں</p>	<p>فوج ہے ذرا ب علم بردار ہے فوج اسے صدم کسے و کار ہے</p>	<p>دس سو اراک حملہ میں باہر ہو گئے مورچے ٹوٹے پر سکا اہل ہو گئے</p>

سنی زخمی مقتول میں ہوا ابن علی اور نہ تو دشمن یہ میدان میں جلی

۲۲۶
 عرش سے جبریل کو آئی صدا
 شیر خدا کا پھر ا پورا
 شیر خدا کا پھر ا پورا
 شیر خدا کا پھر ا پورا
 شیر خدا کا پھر ا پورا

۲۲۷
 دیکھ کر اس واقعہ کو نابکار
 ہر طرف سے آئے بے پروا
 بے پروا
 بے پروا
 بے پروا

۲۲۸
 دیکھ کر یہ شاہ دین کی کبھی
 لکھ کر یہ شاہ دین کی کبھی
 لکھ کر یہ شاہ دین کی کبھی
 لکھ کر یہ شاہ دین کی کبھی

عظیم میں شیر خدا کا شیر ہے
 ہاتھ میں گھنچے ہوئے شیر ہے

ضعف سے عرش شاہ کو آنے لگا
 عرش خالق غم سے تھرا آنے لگا

کہ جدا سر کو تو شیر کے
 کاٹ لے سر کو تو جھوٹ لگیر کے

۲۲۹
 تا لگاتار بافت نے دی شکر و نانا
 رو کیے اب تیغ شاہ و لافت
 حرب و ضرب علی سے آخر تا کجا
 باد پر وہ وعدہ طغی شکر

۲۳۰
 اس طرح راوی نے آگے لکھا
 جب اگر گھوڑے سے گل کا بیجا
 گو دین زہر ہے اگر ب دھرا
 تو پھر شکر میں ہوا شکر بیجا

۲۳۱
 کچھ کہنے معصوم کا اور کچھ خطا
 کھا شکر کیوں تو سید کا گلا
 اوس سے بچھل کر بول لے لیا
 ہاؤن کا سر گر نہ بین کتا

گر نہ حضرت کی شہادت ہوئے گی
 تو نہ امت کی شفاعت ہوئے گی

جان ہر اک بی بی رو کر گھوتی تھی
 پیٹ کر سر کو سکینہ روتی تھی

کب میں سنتا ہوں تری تقریر کو
 زندہ چھوڑ دو نگاہ میں شیر کو

۲۳۲
 گوش روئند کے بولے جب جیسا
 میان میں کی صادم جو ہر
 اور کہ باقی سے کہیں پھر خدا
 جو رہا تیری وہی میری رضا

۲۳۳
 پہنچ کر خبر کب شکر لکھا
 مہر بیج شاہ دین کے بیجا
 اوس گھڑی تھرا گیا عرش خدا
 ہاؤن جو بظلم ناری نے لکھا

۲۳۴
 کاٹ کر خبر سے طاق جب شاہ
 پہنچ کر خبر کب شکر لکھا
 اوس گھڑی تھرا گیا عرش خدا
 ہاؤن جو بظلم ناری نے لکھا

سجایے میں اب سر کٹانے کا حسین
 حد کی امت بخشوانے کا حسین

شاہ کا سینہ تھا اور زانوے کشر
 یاس سے شہ دیکھتے تھے روئے کشر

بانی تھوڑا سا پلاست پیر کو
 پھینا پھر حلق پر شمشیر کو

<p>۵۱۷ بڑا وہ پہنچتا ہے پورے لگا کاؤن لگا پیا سے کاہن کو لگا شہ کے پستھو کو خوش آریں شہ کے کاٹا سرشت و ہڈیا</p>	<p>۵۱۸ لازم تھا پہنچتا ہے پورے لگا پورے لگا پیا سے کاہن کو لگا آب زوت شام اس کے لگا اور پیا سے کاہن کو لگا</p>	<p>۵۱۹ جس سے کہ پورے لگا کیا تو کہ لگا پیا سے کاہن کو لگا جس سے کہ پورے لگا کیا تو کہ لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>
<p>۵۲۰ ہو گیا رنج و محن کا خاتمہ خاندان پنجستن کا خاتمہ</p>	<p>۵۲۱ اس کو ان کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا تو قطع ہو گیا سرشت و ہڈیا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>	<p>۵۲۲ وہ کہ لگا پیا سے کاہن کو لگا وہ کہ لگا پیا سے کاہن کو لگا جس سے کہ پورے لگا کیا تو کہ لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>
<p>۵۲۳ ایک لگا پیا سے کاہن کو لگا جس سے کہ پورے لگا کیا تو کہ لگا پیا سے کاہن کو لگا اس کا نام کہیں میں لگا</p>	<p>۵۲۴ اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>	<p>۵۲۵ جس سے کہ پورے لگا کیا تو کہ لگا پیا سے کاہن کو لگا اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>
<p>۵۲۶ چشم تیر جو کوئی اس محفل میں لگا خلد کیا گھرا دس گانہ کے دل میں لگا</p>	<p>۵۲۷ اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>	<p>۵۲۸ اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>
<p>۵۲۹ اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>	<p>۵۳۰ اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>	<p>۵۳۱ اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا اس کا نام کہیں میں لگا شہ کے لگا پیا سے کاہن کو لگا</p>